www.KitaboSunnat.com

تحقیق وتنقید

پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

قیامت کے روز لوگوں کو والد کی نسبت سے پکارا جائیگا یا والدہ کی نسبت سے ؟

عام طور پر لوگوں میں مشہور ہے کہ قیامت کے روز لوگوں کو والدہ کی طرف نسبت کر کے پکارا جائے گا۔ مگر یہ بات عقلاً ونقلاً غیر معقول ہے۔

چونکہ انسان کا نسب والد کی طرف سے چلتا ہے نہ کہ والدہ کی طرف سے، اس لئے جس طرح دنیا میں انسان کی نسبت والد کی طرف ہوتی ہے، اسی طرح آخرت میں بھی ہر انسان کو والد ہی کی طرف نسبت کر کے پکارا جائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت چونکہ معجزانہ طور پر والد کے بغیر ہوئی تھی، اس لئے ان کی نسبت والدہ ہی کی طرف ہو گی۔

ان کے علاوہ عام انسانوں کو والدہ کی نسبت سے پکارے جانے کے بارے میں مندرجہ ذیل ایک حدیث روایت کی جاتی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُدْعَى النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاُمَّهَاتِهِمْ سِتْرًا مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ۔ (الکامل، لابن عدیؒ ۱/۳۳۶)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو قیامت کے روز ماؤں کی طرف نسبت کر کے پکارا جائے گا، اللہ کی طرف سے ان پر پردہ ڈالنے کے لئے۔

مگر سند کے لحاظ سے یہ حدیث حد درجہ ضعیف ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود مصنف ابن عدی رحمہ نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد اس پر جرح کرتے ہوئے اسے "منکر" قرار دیا ہے۔

چنانچہ لکھا ہے:

وَهٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا مُنْكَرُ الْمَتْنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

"کہ یہ حدیث اس سند کے ساتھ "منکر" ہے۔

"سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ" ۱/۴۲۱ میں نو محدث العصر ماہر فن حدیث شیخ ناصر الدین البانی، (حفظہ اللہ ومتعنا بطول حیاتہ، آمین) نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا اور اس کے ایک راوی "اسحاق بن ابراہیم" پر "منکر الحدیث" کے لفظ سے جرح کی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ نے کتاب المجروحین میں لکھا ہے کہ اسحاق بن ابراہیم حد درجہ منکر الحدیث ہے۔ ثقہ راویوں سے موضوع روایات کرتا ہے۔
اس کی بیان کردہ احادیث کو بیان کرنا حلال نہیں سوائے اظہارِ تعجب کے۔
اس نے فضل بن عیاض اور ابن عیینہ سے موضوع احادیث روایت کی ہیں۔

اس حدیث کو ابن الجوزیؒ نے ابن عدی کی مذکور سند سے "الموضوعات" میں درج کیا ہے اور اسحاق بن ابراہیم کو "منکر الحدیث" لکھا ہے۔

اسحاق بن ابراہیم کو شیخ الاسلام حافظ ابن حجر رحمہ نے بھی ضعیف قرار دیا ہے۔
(ملاحظہ ہو لسان المیزان ۱/۳۴۴)

والد کے نام سے پکارے جانے کے بارے میں ایک حدیث۔

اس بارہ میں امام ابوداؤدؒ نے ایک حدیث روایت کی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِیْ زَكَرِيَّا عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَسْمَاءِ كُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِكُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَاءَ كُمْ۔

سنن ابی داؤد مع عون المعبود ۴/۴۴۲، باب فی تغییر الأسماء

ترجمہ:۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں قیامت کے روز تمہارے آباء کے ناموں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پکارا جائے گا، اس لئے اچھے اچھے نام رکھا کرو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤدؒ کے علاوہ امام احمدؒ، دارمیؒ اور ابن حبانؒ نے بھی روایت کیا ہے۔

چنانچہ ملاحظہ ہو مسند امام احمد ۵/۱۹۴ سنن دارمی ۲/۲۹۴ باب فی حسن الأسماء، حدیث نمبر ۲۶۹۷، موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان ص۴۷۹، باب ماجاء فی الأسماء حدیث نمبر ۱۹۴۴۔

اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد امام ابوداؤدؒ نے اس کی سند کو منقطع قرار دیا اور کہا ہے کہ عبداللہ بن ابی زکریا کی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں مگر امام نووی رحمہ اللہ نے دو مقامات پر اس سند کو جید قرار دیا ہے۔

چنانچہ امام موصوف "الاذکار" میں رقمطراز ہیں:

رُوِّینَا فِی سُنَنِ اَبِی دَاوٗدَ بِالْاِسْنَادِ الْجَیِّدِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ (الاذکار ص)

اسی طرح "تہذیب الأسماء والصفات" ۱/۱۱ فصل: بالتسمیۃ د الأسماء والکنی والألقاب" میں اسی حدیث کو ذکر کر کے فرماتے ہیں۔

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

کہ اس حدیث کو امام ابوداؤدؒ نے جید (بہترین) سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

ابوداؤدؒ کی اس حدیث کی شرح امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کہ اس حدیث میں ان لوگوں کی تردید ہے جو کہتے ہیں کہ قیامت کے روز لوگوں کو والدہ کے نام سے پکارا جائے گا نہ کہ والد کے نام سے۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے "الصحیح" میں باب "یُدْعَی النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاٰبَاۗءِھِمْ" قائم کر کے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کے روز لوگوں کو والد کی نسبت سے پکارا جائے گا نہ کہ والدہ کی نسبت سے۔

امام موصوف آگے فرماتے ہیں جو لوگ کہتے ہیں کہ قیامت کے روز لوگوں کو والدہ کی نسبت سے پکارا جائے گا ان کی دلیل وہ حدیث ہے جسے امام طبرانیؒ نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"المعجم" میں سعید بن عبداللہ الاودی سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ

"میں ابوامامہؓ کے پاس گیا۔ وہ نزع کے عالم میں تھے، انہوں نے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو تم میرے ساتھ اسی طرح کرنا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے،۔ آپؐ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور تم اسے دفن کر کے فارغ ہو جاؤ تو تم سے ایک آدمی اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلان بن فلانہ وہ اس کی بات کو سن رہا ہوتا ہے مگر جواب نہیں دے سکتا . . . . . .
ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر اس کی والدہ کا نام معلوم نہ ہو تو؟
آپؐ نے فرمایا: اسے اس کی والدہ حوا علیہا السلام کی نسبت سے یا فلان بن حواء کہہ دے۔

امام صاحب فرماتے ہیں کہ:

وَلٰكِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُتَّفَقٌ عَلٰى ضُعْفِهٖ فَلَا تَقُوْمُ بِهٖ حُجَّةٌ فَضْلًا أَنْ يُعَارَضَ بِهٖ مَا هُوَ أَصَحُّ مِنْهُ　(تہذیب لابن القیم ۷/۲۵۰)

کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر اہلِ علم کا اتفاق ہے۔ یہ حدیث ضعف کے سبب دلیل نہیں بن سکتی کجا یہ کہ اسے صحیح ترین حدیث کے مقابلہ میں پیش کیا جائے۔

امام المحدثین امام بخاریؒ کا موقف

اس بارہ میں امام بخاریؒ کا موقف بھی یہی ہے کہ قیامت کے روز لوگوں کو والد کے نام سے پکارا جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے "الصحیح" میں یوں باب قائم کیا ہے:

بَابٌ: يُدْعٰى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ

لوگوں کو آباء کے ناموں سے پکارے جانے کا بیان۔

اس باب میں انہوں نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔　(صحیح بخاری ۲/۹۱۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دھوکہ باز کے لئے قیامت کے روز (بطورِ علامت) ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں ابن فلاں کے دھوکہ کے سبب سے ہے۔

امام قسطلانیؒ شارح صحیح بخاری کا موقف:

امام قسطلانیؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں یعنی انسان کی نسبت والد کی طرف ہوگی کیونکہ اس طرح تعریف وتمیز زیادہ ہوتی ہے۔ نیز اس حدیث میں ان لوگوں کی تردید ہے جو کہتے ہیں کہ لوگوں کو والدہ کے ناموں سے پکارا جائے گا۔

ہاں والدہ کے نام سے پکارے جانے کے بارے میں ابن عباسؓ کی ایک حدیث ہے جسے امام طبرانیؒ نے "المعجم" میں روایت کیا ہے مگر اس کی سند حد درجہ ضعیف ہے بلاحظہ ہو ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ۹/۱۰۵-۱۰۶۔

شیخ الاسلام حافظ ابن حجرؒ کا موقف:

حافظ صاحبؒ فرماتے ہیں:

فَتَضَمَّنَ الْحَدِيثُ أَنَّهُ يُنْسَبُ إِلَى أَبِيهِ فِي الْمَوْقِفِ الْأَعْظَمِ

(فتح الباری ۲۰/۵۶۳)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قیامت کے روز لوگوں کو والد کی طرف نسبت کرکے پکارا جائے گا۔

اس ساری تفصیل سے معلوم ہوا کہ جن احادیث میں والدہ کی نسبت سے پکارے جانے کا ذکر کیا ہے وہ حد درجہ ضعیف ہیں:

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صحیح ترین حدیث کی روشنی میں امام بخاری، امام قسطلانی، حافظ ابن حجر اور امام ابن قیم رحمہم اللہ اجمعین وغیرہ اساطینِ علم کا موقف ہے کہ قیامت کے روز لوگوں کو والد کی نسبت سے پکارا جائے گا اور یہی بات قرینِ قیاس قرینِ دلائل ہے۔ واللہ اعلم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ